B. A. Part III
paper - VII
page - I
Section - History of urdu literature
Date - 18 . 07 . 2020

Topic - Mukhtasar Tareekh-e-Adab-e-Urdu -Ki raushni me - Mabad-e-Jadidiyat Ki Tashreek -

مختصر تاریخ ادب اردو کی روشنی میں "مابعد جدیدیت" کی تشریح -

اردو شاعری کے اندر مابعد جدیدیت نے جن رجحانات کے اندر پروان چڑھایا ہے ان میں کئی ایک ہیں۔ مثلاً جب ترقی پسند شعراء نے اپنی نظریاتی شاعری شروع کی اور اس میں کچھ رومانوی رنگ بھی ہو اور مزاحمتی شاعری کو بھی اس میں شامل کیا۔ یہ تمام باتیں مل کر ایک نیا مزاج پیدا کرنے لگیں۔ ہندو پاک جدید ادب میں ان کا کافی اظہار ہوا۔ لیکن اس کے بعد جب ترقی پسند حضرات نے صرف نظریاتی امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرف توجہ دی تو بہت سے ایسے جدید اور کلاسیکل انداز کے شعراء اس روش سے ہٹنے لگے۔ ان روایت پسندوں میں اس دور کے بڑے بڑے شعراء و ادباء شامل تھے۔

اس طرح مابعد جدیدیت کے رجحان نے شعر و ادب کی زبان کو ایک نیا رخ دیا۔ اس میں جدیدیت سے نئی نئی تشبیہات و استعارات اور علامات شامل ہونے لگیں۔ جس سے زبان میں بلند تخیل و وسعت پیدا ہوئی اور اسلوب بھی ملا۔ لیکن نظریہ کی شدت کے سبب بہت کم حضرات نے اس کو اپنایا۔ اس لئے کہ یہ نیا انداز جو ایک طرح سے رومانوی اور مزاحمتی شاعری سے مختلف تھا، بہت پرانے شعراء نے اس کی تائید نہیں کی۔ اس لئے اس کے فروغ کی توقع بھی پوری نہیں ہو سکی۔

اور اسی طرح جدید اور غیر جدید شعراء نے اس میں بہت اضافہ کرنے کی کوشش کی اور اردو شعر و ادب کو ہر دور جدید تقاضوں کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ لیکن روایت پسندوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اور ان لوگوں نے ترقی پسند لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ان لوگوں نے اپنے شعر و ادب کی پرانی بنیادوں پر ایک نئے ادب کی بنیاد ڈالی جس کے سبب لوگ تابع ہو گئے اور اس میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے۔

اس سلسلے میں مشہور شاعرہ روحانہ رومی نے ایک مقالہ "مابعد جدید شاعری کے افہام و تفہیم کیوں کر ہو سکتی ہے" میں یوں اظہار خیال کیا ہے۔

" مابعد جدید شاعری کے افہام و تفہیم اس وقت ممکن ہو سکتی ہے کہ ہم ترقی پسند ادب اور اس کے نظریات، اس کے اسباب اور تحریک سے پوری طرح واقف ہوں۔ اس طرح ہم مابعد جدید شاعری کی تخلیقی شہ پاروں کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ترقی پسند ادب ہی کی بنیاد

بھی روایت ہی کی بنیاد پر استوار ہوتی ہے۔ صرف لفظیات، علامات اور نظریات کی آمیزش سے اسے الگ کر کے دکھایا ہے۔ مابعد جدید شاعری کا اثر عوام کے ذہن و دماغ پر اس لیے بھی ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ جس دور میں یہ شروع ہوئی تھی فرق یہ تھا کہ جدیدیت اور نیم جدیدیت اور کلاسیکیت کی سوچیں الگ الگ تھیں۔ اس لیے جو شعر و ادب سے تعلق رکھتے تھے اس انداز سے جو ایک فکر تھی اس کو پڑھے لکھے عام سطح کے لوگ بھی اور عام سطح کے افراد بھی مابعد جدید شاعری کو اچھی طرح سمجھنے لگے تھے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ترقی پسند شاعری کے جو اثرات مرتب ہوئے وہ مابعد جدید شاعری سے مابعد جدیدیت اور جدیدیت کے درمیان جو فرق محسوس ہوتا ہے وہ اعتدال اور توازن کا ہے۔ اس سے جدید شاعری کو نیا مزاج اور نیا اسلوب ملا ہے۔ اس تعلق سے چند مشہور شعرا کے نام قابل ذکر ہیں۔ مثال کے طور پر اردو دنیا کی مشہور شاعرہ کشور ناہید کا تعلق خالص ترقی پسند شعرا سے ہے۔ ان کے یہاں وہی تمام باتیں ہیں جو ترقی پسندوں کی بابت اور ان کی شاعری سے متعلق بیان کی ہے۔ اسی طرح پروین شاکر مابعد جدیدیت کی شاعرہ ہیں۔ ان کے یہاں رومانیت نمایاں شعور میں پیوست ہو گئی ہے۔ فہمیدہ ریاض ترقی پسند ہوتے ہوئے رومانوی شعور اور مزاج سے ایسے جام شاعرانہ کی ہیں۔ انہوں نے صرف حقیقی ادب کی ترجمانی کی ہے۔

مابعد جدیدیت اور جدیدیت سے متعلق محسن اعظم محسن ملیح آبادی یوں رقمطراز ہیں:

"سب سے پہلے ان شعرا نے جدید لسانی شعور کی آبیاری کی ہے اور فکر کو ہر زاویہ سے پرکھا ہے اور اس فکر کی اقتدار و اقدار کے بعد کے آنے والے شعرا اور شاعرات نے کافی حد تک اس میں پروین شاکر سرفہرست ہیں۔"

اس ضمن میں اگرچہ بیشتر ادبا و مفکرین اس بات کے قائل ہیں کہ ترقی پسندی، جدیدیت اور مابعد جدیدیت کوئی الگ چیزیں نہیں ہیں۔ یہ لوگوں کو الجھانے کے لیے تینوں نام لگائے جاتے ہیں۔ ان تینوں کی شاعری میں مزاج کی یکسانیت ہے جو ترقی پسند نظریات تھے، وہ دور جدید کے بعد ہوئے۔ اور جدیدیت مطعون ہو گئی۔ اور اس کا اثر کم ہوا تو مابعد جدیدیت کا شعور شعرا چھوڑ گیا۔ مختصر یہ کہ ان تینوں میں ملا جلا رجحان ہے۔